رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرتاو میں ہوں

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا | اتلعن من ہو مثل بدر منور
وانکنت قد ساءتک امر خلافۃ | فحاربہ علیکا اجتباہم کمشتری
فیاذنہ قد وقع ماکان واقعا | فلاتتبک بعد ظہور قد مقدر
وما استخلف اللہ العلیم کذا اہل | وما کان رب الکائنات کمہتر
وقضیت امور خلافۃ موعودۃ | وفی ذالک آیات لقلب مفکر

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط وکتابت منیجر

الفضل قادیان ضلع گورداسپور

کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے

(سم روپے)

الفضل

مقامی خبروں (ریلیو) ...

ایڈیٹر۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۳۰۔ جون ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۵۔ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۶

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت صاحبزادہ اولوالعزم بخیر وعافیت ہیں۔

(۲) حضور نے ۲۷۔ جون سے درس بخاری شریف شروع کردیا ہے ناظرین الفضل چاہیں۔ تو ہر تیسرے نمبر میں ایک ورق اسکا دیدیا کریں۔ چاہیں تو ماہوار ایک رسالہ کی صورت میں چھاپکر تین روپیہ پیشگی سالانہ پر بھیجدیں۔

(۳) منصب خلافت یعنی حضور کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۲ اپریل کو جماعت احمدیہ کے قائمقاموں کے سامنے فرمائی تھی چھپکر شائع ہوگئی۔ حجم ۶۰ صفحے۔ قیمت برائے نام ۱ر ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ایک جلد منگوالیں۔ یا بہت سی جلدیں بذریعہ وی۔ پی۔

(۴) ۲۷۔ ۲۸۔ کو بہت بارش ہوئی۔ موسم خوشگوار ہے۔

(۵) ہر دو مدرسوں میں سہ ماہی امتحان ہو رہے ہیں۔

تازہ خبریں

(لنڈن۔ ۲۶۔ جون) البانیہ کی حالت روز بروز یاس افزا صورت اختیار کر رہی ہے مگر رومانیہ نے شاہ البانیہ کی بیگم کو کہلا بھیجا ہے کہ اپنے بچوں کو رومانیہ بھیجدے البانوی مسلمان جن مقامات پر قبضہ کرچکے ہیں۔ ان پر ترکی جھنڈا لہرا رہا ہے۔

(لنڈن ۲۷۔ جون) شاہ پیٹر نے اس مضمون کا اعلان شائع کیا ہے۔ کہ خرابی صحت کیوجہ سے میں نے ولیعہد کو مختار سلطنت مقرر کیا ہے اس اعلان سے یہ غلط نتیجہ نکالا گیا تھا کہ شاہ سرویا حکومت سے دست بردار ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(کیپ ٹاؤن ۲۶ جون) ہندوستانیوں کی شکایات کے مسودہ قانون میں ۳ پونڈ ٹیکس کے متعلق جو ترمیم پیش کی گئی تھی۔ وہ مسترد کردیگئی ہے۔

(لنڈن ۲۴۔ جون) لارڈ کریو نے اعلان کیا۔ کہ انڈیا آفس کے مسودہ کی دوسری خواندگی ۳ ماہ رواں کو پیش ہوگی۔

(پیرس ۲۵۔ جون) گورنمنٹ فرانس عنقریب ۳ کروڑ ۲ لاکھ پونڈ قرض لینے کا اعلان کرنے والی ہے جسکا نرخ ۹۱ فیصدی اور شرح سود ۳½ فیصدی ہوگی۔

(لنڈن ۲۶۔ جون) سماٹرا میں سخت زلزلہ آیا سلسلہ تار ٹوٹ گیا اور اس کے ستون ٹوٹ گئے۔ سرکاری عمارات گر گئیں بہت سے لوگ ہلاک ہوئے۔

(مساچوسٹس ۲۶ جون) آگ نے اس شہر کے کاروباری حصہ کو جلادیا۔ چالیس ایکڑ رقبہ خاک سیاہ ہوگیا۔ چمڑے کے کاریگروں کا صدر مقام اور دیگر پچاس مکانات تباہ ہوگئے۔ یہ سمجھا گیا ہے نصف جلگیا ہے چالیس لاکھ پونڈ نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ دس ہزار آدمی خانمان برباد ہوگئے۔

باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا۔

الاخبار و الآراء

منع عن المسجد کا نیا منطق

چند یوم کا ذکر ہے جبکہ سے کسی شخص نے کہا بریلی میں ایسا واقعہ ہوا ہے کہ دیوبندی خیال کے ایک شخص کو مسجد میں جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے روکا گیا حالانکہ وہ مقتدی تھا وجہ یہ بیان کی گئی کہ چونکہ تمہاری نماز نماز نہیں لہذا تم گویا شریک جماعت ہی نہیں۔ جب تم شریک جماعت نہیں تو تمہارے درمیان میں کھڑا ہونے سے صف میں خلل لازم آتا ہے۔ لہذا تم صف سے نکل جاؤ۔

پٹیالہ

ریاست پٹیالہ نے "خالصہ پنتھ کی حقیقت" کے مصنفین مہاشہ رونق رام و مہاشہ لبشمبر دت پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چلادیا۔ ان دونوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

۲۴ جون کو انکو مجسٹریٹ ضلع برنالہ کے روبرو پیش کر کے پولیس نے پندرہ دن کا ریمانڈ (مہلت) برائے تحقیقات حاصل کیا ہے۔ مقدمہ ۸ و ۹ جولائی کو پیش ہوگا۔ اس عرصہ میں انکو خاص برنالہ میں ہی رکھا جائے گا۔

سرویا کا بادشاہ

بادشاہ پیٹر نے جو ۷۰ برس کا ہے تخت چھوڑ دیا ہے اسکی جگہ اسکا دوسرا بیٹا الگزینڈر جو جنگ بلقان میں فوج کی کمان کر چکا ہے۔ اور اسوقت ۲۶ سال کا ہے تخت پر بیٹھیگا

نرالا ڈاکہ

ریلوے سٹیشن جھبوبہ (کان پور) کی سڑک پر آٹھ ڈاکوؤں نے راہ چلتے مسافروں پر لوٹ مار شروع کی۔ مسافروں کی مشکیں باندھ کر انہیں قطار میں بٹھا دیا۔ اور انکے گھوڑے تانگے دوسری قطار میں تھوڑی دیر کے بعد تحصیلدار صاحب پیلانی کا اسطرف سے گذر ہوا۔ اور انہوں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کر کے انہیں منتشر کر دیا۔

گورہ سپاہیوں کو انعام

ہر ایک انگریز سپاہی کو جو نو سال تک ہندوستان میں رہے ۲۵۰ روپیہ کی امداد ملا کرے گی۔ یہ امداد ساڑھے پانچہزار آدمیوں کے لئے ہے۔ گویا اس طرح سے ہندوستان پر ۱۳۷۵۰۰۰ روپیہ کا بوجھ پڑیگا

کراچی والا مقدمہ خارج

کراچی میں ایک فلم دکھلانے کے متعلق مسلمانوں نے جو جرمنے بائسکوپ کمپنی پر کیا ہوا تھا۔ افسوس کہ صاحب مجسٹریٹ نے فلم خود دیکھکر مقدمہ خارج کر دیا ہے پہلے مستغیث نے مقدمہ واپس لینے کو کہا تھا مگر انہوں نے واپس نہیں لیا۔ کراچی کے مسلمان اس فیصلہ سے مایوس نہ ہونگے اور حصول انصاف کے لئے اعلیٰ ترین قانونی عدالت تک پہنچینگے۔ اور بشرط ضرورت گورنمنٹ کی خدمت میں ڈیپوٹیشن اور میموریل لیجائینگے۔

یہی آخری تجویز بہترین تجویز ہے اگر مسلمان اپنے دین پر قائم ہوں۔ تو ایسا تماشا دیکھنے ہی کیوں جائیں اور نبی کریم جیسے مقدس انسان کی زندگی ایسے کینہ حملوں سے پر عیب ثابت نہیں ہو سکتی۔ سیرم گزٹ لکھتا ہے کہ تصویر کا نبی کریم سے کوئی تعلق نہیں۔

سنی شیعہ کا جھگڑا

صوبجات متحدہ کے لاٹ صاحب جو علیگڈھ کالج کے پیٹرن ہیں ۱۶ جولائی سے لے کر ۱۸ جولائی تک کالج میں رونق افروز ہونگے۔ اور شیعہ و سنی کے مسئلہ پر اراکین کالج سے گفتگو فرماوینگے۔

فرقہ بندی تو مسیح موعود اور انکے خلفاء کی بیعت میں آنے سے دور ہو سکتی ہے جب تک فرقہ بندی ہے اس قسم کے تنازعات ضروری ہیں۔

گوردوارہ رکاب گنج کا آخری فیصلہ

گورنمنٹ کی طرف سے گویا یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ دیوار گرائی جائے گی کیونکہ سرکاری مکانات کی شان اور گوردوارہ کی شان اس بات کی مقتضی ہے کہ دیوار گرائی جاوے سرکار نے یہ بھی بتلا دیا ہے۔ کہ اس کو گوردوارہ کی کسی قسم کی ہتک مقصود نہیں بلکہ وہ گوردوارہ کو زمانہ حال کی شان کے موافق شاندار دیکھنا چاہتی ہے چیف خالصہ دیوان سرکار کے اس فیصلہ سے مطمئن اور خوش ہے۔ مگر فریق مخالف مطمئن نہیں ہے۔ جب گورنمنٹ کے فیصلہ پر ایک کثیر حصہ خوش ہے تو اب فریق ثانی کو گورنمنٹ کا فیصلہ بنظر استحسان دیکھنا چاہیئے۔

عورتیں پولیس کنسٹبل

انگلستان میں اب باضابطہ کے طور پر یہ بات قرار پا گئی ہے کہ سلطنت ممالک متحدہ برطانیہ میں عورتوں سے پولیس کانسٹبل کا کام لیا جاوے۔ ہمعصر لیڈر کہتا ہے۔ کہ ان عورتوں سے جنکو پولیس میں بھرتی کیا جاوے یہ عہد لیا جاوے کہ وہ سفرجیٹ عورتوں سے کوئی تعلق نہیں رکھینگی

ایک بڑا دیوالہ

نیویارک میں ایک کمپنی ایم۔ بی کلیفن کا دیوالہ نکل گیا ہے جو سخت اشیاء کی تھوک فروشی کا کام کرتی تھی اسکے کام کرنے کا سرمایہ ۳ کروڑ ۶۰ پچاس لاکھ روپیہ تھا۔ اور جو روپیہ کہ اس نے لگا رکھا تھا اسکی تعداد ۱۵ کروڑ چالیس لاکھ تھی۔ امید ہے تاجروں اور اولوالعزمی میں اس سے کچھ فرق نہیں آئیگا۔

ایک سخت آتشزدگی

سلیم مقط سے خبر آئی ہے کہ سخت آتشزدگی ہوئی۔ چالیس لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے دس ہزار آدمی بے خانماں پھرتے ہیں بیچاس ہزار آدمی سپتال میں ہیں۔ آگ ایک لیمپ فیکٹری سے لگی ہے تیل کے پیپے پاس ہی تھے۔

ہرنام سنگھ عیسائی کتنی بار مسلمان ہوگا

پیغام میں لکھا ہے کہ ہرنام سنگھ مولوی محمد علی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ حالانکہ ہرنام سنگھ قادیان میں مسلمان ہوا تھا۔ اسکے بعد جاکر وہ پھر عیسائی ہو گیا تو بتانا چاہیئے تھا کہ کس گرجا میں بپتسمہ لیا۔ تا کہ معلوم ہو کہ ہرنام سنگھ کسی مناسبت کی وجہ سے لاہور جاکر مسلمان ہوا۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کو ایک ہی امام کے ہاتھ پر کتنی بار بیعت کی ضرورت پڑی تھی۔

آنریبل جے سی گاڈلے کو مبارک

ہمنے یہ خبر بڑی خوشی سے سنی ہے کہ آنریبل جے۔ سی گاڈلے ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملا۔ ڈائرکٹر صاحب بہادر اپنی تعلیمی خدمات و قابلیت کی وجہ سے اس خطاب کے واقعی مستحق تھے ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی آپکے احسانات کا مشکور ہے ہم تہ دل سے آپکو اس خطاب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

اثبات کفارہ کی اشاعت بند

مفتی محمد صادق صاحب کے رسالہ کفارہ کا جواب پادری ٹامس نادل بشیر نے لکھا جسکے غیر معقول ہونیکا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہوگا کہ گورنمنٹ کی طرف سے اسکی آئیندہ اشاعت روک دی گئی ہے اگر کسی کے پاس حق و صداقت ہے۔ تو تہذیب و متانت نرمی و ملاطفت سے بھی جواب دے سکتا ہے کسی کی دلآزاری کوئی خوبی نہیں افسوس ہے کہ اسکے جواب لیجانے میں بعض اخباروں کی ضمانت ہو گئی۔

زمیندار کی دل آزار روش

ہمیں بہت افسوس ہے کہ ایبٹ آباد کے کسی شخص نے جو بقول زمیندار احمدیت سے ارتداد اختیار کیا ہے اسے قبول اسلام کے ہیڈنگ کے نیچے لکھکر گویا یہ بتایا ہے کہ جو احمدی ہوتا ہے وہ اسلام سے خارج

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

الفضل ۳۰ جون

اف۔ ض

کیا موجودہ نزاع احمدیت کی ترقی میں روک ہو سکتی ہے؟

اگر نوامیس الٰہیہ کا بنظر غور مطالعہ کیا جائے۔ اگر قوانین قدرت کی کتاب کو بغور ملاحظہ کیا جاوے۔ تو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہر ترقی کے ساتھ مصائب اور محن لگے ہوئے ہیں۔ ہر ترقی کے حصول سے پہلے کچھ قربانی کرنی ضروری اور لابدی ہوا کرتی ہے۔ سلطان کو سلطنت حاصل کرنے سے پہلے کتنے افراد کتنا مال اور کتنا وقت خرچ کرنا پڑتا ہے اور تکالیف علیحدہ برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ جسمانیات کو روحانیت سے بڑا ارتباط اور شدید تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج کے غروب ہوتے ہی شیاطین اور خبیث اور موذی اشیاء کا بڑے زور سے دوران اور جوش ہوتا ہے۔ اور اسی حکمت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ کہ غروب الشمس کے قریب اطفال کو گھروں سے باہر مت نکالو۔ اور گھروں کے دروازے بند کر لیا کرو۔ بعینہٖ یہی حال روحانی شموس کے غروب کے وقت ہوا کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے مامور اس جہان فانی سے عالم جاودانی کیطرف انتقال فرما جاتے ہیں۔ تو زمینی کیڑے اور حشرات الارض بڑی شدومد سے دین حق پر حملہ آور ہوتے ہیں چونکہ وہ سورج کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کے غروب ہونے کے بعد ان کو اپنی نیش زنی کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جیسا کہ دن کے ختم ہوتے ہی دنیا پر ظلمت کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مامور من اللہ کے انتقال پر ظلال پر ظلمات مصائب اور محن اس مامور من اللہ کی جماعت پر گھیرا ڈال دیتی ہیں۔ اور زمینی لوگ اپنے پورے زور کیساتھ اندھیرے میں چھپ کر اس مامور من اللہ کی جماعت میں ایسی باتوں کا بیج بونا شروع کر دیتے ہیں۔ جو کہ اصل میں بانی کے اصول کے بالکل منافی ہوتی ہیں۔ افان مات او قتل انقلبتم علےٰ اعقابکم و من ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین۔ کیا اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ یا مارے گئے تو تم کفر کی طرف واپس پھر جاؤ گے۔ اور جو واپس کفر کیطرف چلا جاویگا۔ اور دین الٰہی سے مرتد ہو جائیگا سو وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلدی شکر گذاروں کو بدلہ دیگا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر بہت سے لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ اور ارتداد کی راہیں اختیار کر لیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایک جماعت شاکرین کی کھڑی کر دیگا۔ جو دوبارہ سرزمین عرب سے کفر کی افواج کو شکست اور ہزیمت دینگے۔ اور عرب میں اسلام کا جھنڈا بلند کریں گے۔ یہ ہی وہ مصیبت کی گھڑی تھی۔ جب کہ آنحضرت صلعم اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے رفیق اعلیٰ کی رفاقت میں جا پہنچے۔ تمام صحابہ رض پر ایک اداسی چھا گئی۔ اور سب پر ایک غشی آ گئی۔ اور قریب تھا کہ مخلصین بھی اس وقت سخت لغزش کھاتے۔ اور جادہ مستقیم سے الگ ہو جاتے مگر حضرت ابوبکر رض صدیق اکبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح القدس سے موید کر کے اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کر دیا۔ اور آپ نے تمام مسلمانوں کو غرق ہونے سے بچا لیا۔ اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چھوڑنے کیطرف ذرا بھر میلان اور رجحان ظاہر کیا۔ اسکو وہیں روک دیا۔ اور رسول کریم کے طریقہ اور سنت پر مسلمانوں کو قائم کر دیا۔ واقعی آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے منور سراج کے غروب پر ظلمت کے فرزندوں نے روشنی کو مٹانے کی کوشش کی مگر خدا تعالیٰ اسلام کا حافظ اور نگہبان تھا۔ اسلئے اسلام کو ہاویۂ ہلاکت میں گرنے سے بچا لیا اور خدا تعالیٰ کے فضل نے مسلمانوں کی دستگیری کی۔ ورنہ اسلام ہم تک کبھی نہ پہنچتا۔

ہم احمدیوں کیلئے صحابۂ کرام رض میں بڑا پاک اور کامل نمونہ موجود ہے۔ ان کے سوانح ہمیں صاف شہادت دے رہے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم کی وفات پر کسطرح نور کے دشمنوں اور ظلمت کے دلدادوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ دنیا سے اسلام کا استیصال کر دیا جاوے۔ اور پھر کفر اور شرک کو رائج کیا جاوے۔ مگر رسول کریم کی راہ پر قدم صدق مارنے والے صحابہ کرام اللہ تعالیٰ نے موجود کر دیئے جنہوں نے منافقوں مداہنت پسندوں کا قلع قمع کر دیا اسی طرح بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک پر خدا تعالیٰ نے صدیق ثانی کو کھڑا کر دیا۔ اور سلسلہ عالیہ کے مخالفوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ جنکا زعم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے بعد یہ سلسلہ نابود ہو جائیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے سلسلہ عالیہ کی خود دستگیری کی اور خلافت احمدیہ کی بنیاد رکھدی۔

ہمارے سلسلہ عالیہ میں جو نزاع شروع ہو گئی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ یہ نزاع ایک بڑی کامیابی کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ سنت اللہ ہے۔ کہ ہر ظلمت کے بعد ایک نور آتا ہے۔ یہ جو ہمارے سلسلہ میں شیطان نے ہمارے بعض دوستوں کو ہلاکت کی راہوں پر چلا دیا ہے۔ حق کو ذرا بھی ضرر نہیں دے سکتا۔ اور واقعی یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ جو کہ ان کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ اس سے خلاصی پانے کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ خدا سے استفادہ بہت کرتے یاد الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ پھر بصیرت حاصل ہو جاتی +

انجیل سے ثابت ہے۔ کہ ابلیس نے حضرت یسوع مسیح کی آزمائش کی اور اس کے آگے تمام بادشاہتیں اور ان کی شان و شوکت پیش کی۔ اور اسے کہا۔ اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے۔ تو یہ سب کچھ تجھے دیدوں گا۔ یسوع نے دولت اور بادشاہت کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور کہا اے شیطان! دور ہو۔ کیونکہ سجدہ اور عبادت صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔ مال اور اولاد بڑا فتنہ ہیں۔ مال کے لالچ اور طمع سے حق کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یہ دنیا کا مال ہستی ہی کیا رکھتا ہے۔ مال کی خاطر غیروں سے ملنا اور اپنوں سے بگاڑنا اچھا نہیں ہوتا +

حق ضرور کامیاب ہوگا۔ جیسا کہ ہمیشہ سے کامیاب ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولوالعزم کو کھڑا کر دیا ہے۔ احمدیت کیلئے غیرت اس کی طبیعت ثانی ہے۔ بیشمار روحیں اس سے شفا پائیں گی۔ خلیفہ اول کے بعد جو اتنی ظلمات نے آن گھیرا ہے۔ ضرور اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کے کثیر فضل ہیں۔ یہ موجودہ نزاع احمدیت کی ترقی میں بالکل خارج نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ نزاع احمدیت کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دیگی۔ جیسا کہ صدر اسلام میں ہوا۔ ایسا ہی اب بھی ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسلام کو بہت تقویت پہنچی۔ اسی طرح اب حضرت فضل عمر رض کے زمانہ میں اسی قسم کی تقویت کا آغاز شروع ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ انگلستان میں بھی احمدیت کا بیج بویا گیا ہے۔ شام میں بعض افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور حضرت فضل عمر رض کے خدام متعدد مقامات میں احمدیت کا وعظ کر رہے ہیں۔ واللہ یہ خدا کے بیشمار فضل کا زمانہ ہے +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

لاہور سے ایک نیا ہندو اخبار فلاسفر نامی جاری ہوا۔ جس میں "خدا اور خدائی کتاب" کے عنوان کے ماتحت سلسلہ وار مضمون شائع ہوتا رہا۔ اس میں چونکہ اسلام اور اس کی کتاب مقدس پر مناقشہ اور معارضہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم اس پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ اور ناظرین با تمکین کی خدمت میں عرض پرداز ہیں۔ کہ آپ ان کے دلائل کی پختگی اور استحکام پر غور فرماویں۔ کہ کہاں تک وہ حق و باطل کے پرکھنے کے لئے معیار اور محک قرار دئے جا سکتے ہیں۔ جس کتاب کی حقیت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے کوئی دعویٰ اور دلیل بھی اخذ نہیں کی گئی۔ جس سے یہ ظن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کتاب ایسے دعاوی اور دلائل سے بالکل عاری ہے۔ اصول یہ ہونا چاہئیے۔ کہ ہر اہل مذہب اپنے دعاوی کے اثبات میں اپنی کتاب سے جس کو وہ خدائی کتاب سمجھتا ہے دلائل حقہ پیش کرے۔ اگر وہ اس سے قاصر اور عاجز آجاوے تو سمجھا جاویگا۔ کہ وہ کتاب اس قابل نہیں ہے۔ کہ وہ یہ دعاوی اور دلائل اپنے اندر سے مہیا کر سکے۔ کتاب کے دلائل سے ہماری یہ غرض ہے۔ کہ وہ دلائل عقلیہ ہوں اور وہ خصم کی دلیل کو توڑ دیں۔ اور اس کے لئے مسکت ہوں۔ اس سے ہماری یہ غرض نہیں ہے۔ کہ چونکہ یہ ہماری کتاب میں لکھا ہے۔ اس لئے مان لو۔ نہیں خود کتاب دلائل عقلیہ سے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر دیوے ہم نے فلاسفر کے نمبر ۲ کو پڑھا ہے۔ نمبر اول تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم نے اس مضمون کو خوب غور سے پڑھا ہے مضمون نویس نے کہیں بھی وید کا حوالہ نہیں دیا۔ کہ ایشور کی ہستی کے اثبات میں وید نے یہ دلائل دئے ہیں بجز اپنی طرف سے دعاوی لکھ دیئے ہیں جو کہ خود محتاج دلائل ہیں۔ جبکہ خدا کی کتاب خدا کے ہونے کے دلائل نہیں دے سکتی۔ تو ایک انسان اس وراء الوراء ہستی کے کیا دلائل پیش کر سکتا ہے۔ اگر وید میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل ہوتے تو ضرور پنڈت صاحب اس پر زور دیتے۔ ان کا صرف اپنی عقل سے کام لینا صاف ثابت کر رہا ہے۔ کہ مدعی سست ہے۔ اور گواہ چست خدائی کتاب کا سب سے بڑا کام یہی ہونا چاہئیے۔ کہ وہ اس کی ہستی کو ثابت کرے جس کی وہ کتاب کہلاتی ہے۔ کیا ہی یہ عجیب طرز استدلال ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسل اور مامور من اللہ حضرت مسیح موعود ع کو سکھایا۔ اور قریباً تیس برس سے ہم اس کو پیش کر رہے ہیں۔ مگر اس معیار پر کوئی کتاب پوری نہیں اتری۔ صرف قرآن شریف کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ وہ خود دعاوی پیش کرتا ہے اور اس کے دلائل دیتا ہے۔ اور دشمن کے دلائل کو توڑتا ہے۔ اور خاص ثابت کرتا ہے۔ مذاہب باطلہ ہمیشہ سے ایک ہی سر الاپے جاتے ہیں۔ اور ایک منٹ کیلئے بھی اس طرز استدلال پر اپنی کتابوں کو نہیں پرکھتے۔ ایک انسان کیلئے جو کہ یہ مانتا ہے۔ کہ اس کے پاس خدائی کتاب ہے۔ کسطرح صحیح اور بجا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پاس سے دلائل دینے لگ جاوے۔ اور خدائی کتاب کو پس پشت ڈالدے۔ ومنہم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ھم الا یظنون۔ اور ان میں سے بعض اپنی کتابوں سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پاس صرف ان کی اپنی خواہشیں اور آرزوئیں ہوتی ہیں۔ اور محض گمان اور اٹکل کی پیروی کرتے ہیں۔ دیکھو کیا عجیب بات ہے کہ قرآن شریف نے لوگوں کی ایسی حالت کو بھی بیان کر دیا ہے۔ کہ یہ لوگ بحثوں میں خدائی کتاب کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اپنے پاس سے ظنون فاسدہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الٰہ الا ھو فہل انتم مسلمون اگر تمہارے اس طرز استدلال کے معیار کو قبول نہ کریں۔ تو سمجھ لو کہ یہ قرآن شریف علم الٰہی کے ساتھ اترا ہے۔ اور اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ پس کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ یہ سچ ہے ؏

سب جہان چھان چکے۔ ساری دکانیں دیکھیں
مے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

اب ہم پنڈت صاحب کے خیالات پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ کہ ان میں کہاں تک پختگی اور استحکام ہے مگر ہم افسوس کرتے ہیں کہ پنڈت صاحب دعویٰ پر دعویٰ کرتے جاتے ہیں۔ اور دعاوی اور دلائل میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ آپ نے ایشور کی ہستی کے تین دلائل دئے ہیں۔ اور تعجب کی بات ہے۔ کہ دلیل سوم کے خاتمہ پر فرماتے ہیں۔ "ہمیں ان تین چار دلیلوں سے پتہ لگ گیا کہ ایشور کی کوئی ہستی ہے"۔ تین کو تین چار کے لفظ سے موسوم کرتے ہیں۔ ہر ایک دلیل پر ہمیں کچھ ان سے استفسارات کرنا ہے۔ دلیل اول میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ مادہ میں اتصال اور انفصال کی خاصیت نہیں ہے۔ اس لئے مادہ سے کوئی خارجی وجود چاہیئے جو کہ اس کو بنائے۔ اور بگاڑے پس وہ جو ذرات کو ملاتا ہے اور الگ کرتا ہے۔ اس کا نام ایشور ہے۔ ہماری طرف سے اس پر یہ اعتراض ہے اگر ملانے میں اتصال اور انفصال کی خاصیت نہیں۔ تو یہ اتصال اور انفصال مادہ کے حق میں نیستی کا حکم رکھتا ہے۔ ایشور نے کسطرح ان کو ملا دیا۔ اور الگ کیا۔ جبکہ نیستی سے ہستی نہیں کر سکتا۔ اگر مادہ میں اتصال اور انفصال کی خاصیت ہے۔ تو پھر وہ متصل اور منفصل ہو سکتے ہیں۔ انہیں کسی فاعل کی ضرورت نہیں ہے۔

دلیل دوم میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "کاریہ کو دیکھ کر کارن کا خیال آجاتا ہے۔ تو ساتھ ہی کرتا کا خیال لازمی ہے۔ جبکہ مادہ اور ذرات کو دیکھ کر ہم خیال نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی ان کا خالق ہے۔ تو یہ دلیل ہمارے لئے کیسے قابل التفات ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہم کروڑ در کروڑ ارواح اور ذرات انادی مانتے ہیں۔ تو ہم کو کونسی چیز مانع ہے۔ کہ ہم ان کو انادی مان لیں جب مادہ بلا کسی فاعل کے وجود اور ہستی میں ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اور اشیاء کے بننے میں کسی فاعل کی ضرورت درکار ہے۔ مادہ فاعل ہے یا منفعل۔ اگر فاعل ہے تو خود جڑ اور مل سکتا ہے۔ اور جدا ہو اور بگڑ بھی سکتا ہے۔ ورنہ مخلوق ہے جس کا خالق خدا ہے۔ اگر صرف انہی دلائل پر انحصار ہو۔ اور خدا کو خالق الاشیاء اور خالق الارواح اور خالق مادہ بھی مانا جاوے تو زیادہ سے زیادہ یہ دلائل اتنا ثابت کرتے ہیں۔ کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ اور حتمی طور پر یہ دلیل نہیں بتاتی کہ خدا ہے۔ صرف الہام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی ثابت ہو سکتی ہے۔ اور کلام خدا اور فعل خدا ملکر اس کی ہستی کو کما حقہ ثابت کرتے ہیں ؕ

زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم — سیدنا محمود پر اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ ان کا جسم مضبوط نہیں۔ اس لئے خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ اب پیغامیوں کے امیر صاحب لاہور کی بدترین گرمیوں کی برداشت نہیں کر سکتے۔ حالانکہ سوا انگلش نژادان کے ہزاروں دیسی خوشی سے لاہور میں بسر کر رہے ہیں۔ البتہ یہ سننا موجب اطمینان ہے۔ کہ امیر صاحب پھر لاہور تشریف لائے ہیں۔ مگر وکیلوں کی کوٹھیوں میں پھر رہے ہیں ؕ

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ المعارج - بقیہ رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کبھی کہیں تشریف لیجاتے - تو ہزارہا مخلوقات آپ کے دیکھنے کے لئے راستوں پر جمع ہو جایا کرتی تھی - انمیں سے بہت سے ایسے ہوتے تھے - جن کی سوائے دیکھنے کے اور کوئی غرض نہیں ہوتی تھی ۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۙ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ ان جہال لوگوں کو کیا ہو گیا ہے - جو کہتے ہیں کو جی سنا ہے کہ محمد رسول اللہ آئے ہیں - آؤ بھاگو چل کر آگے دیکھیں کہ کیا چیز ہے - ان لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں بھاگی آرہی ہیں - کوئی تیری داہنی طرف سے چلی آتی ہے - اور کوئی بائیں طرف سے ۔

یہ سب نقشے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں - مفسرین کو اس آیت کے بڑے بڑے عجیب معنی گھڑنے پڑے ہیں - لیکن ہمیں اس آیت کے سمجھنے میں کچھ مشکل نہیں - مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور سنہ ۱۹۰۵ء میں گئے تو جس مکان میں آپ اُترے ہوئے تھے اس کی سیڑھیوں پر ایک بوڑھا آدمی چڑھ آیا - اس کو منع کیا گیا کہ یہ زنانہ مکان ہے یہاں عورتیں رہتی ہیں - پردہ ہے - لیکن وہ یہی کہتا جائے کہ میں نے مرزا صاحب کو دیکھنا ہے اور اوپر چڑھتا آئے آخر جبراً نکالا گیا - شوقِ دید میں اس کی عقل ماری ہوئی تھی - وہ مرید نہیں تھا - اور مذہب سے اُسے کوئی تعلق نہ تھا - لیکن صرف دیکھنے کا شوق رکھتا تھا - نہ معلوم اس نے اپنے ذہن میں حضرت مسیح موعودؑ کی کیا تصویر بنائی ہوئی ہوگی کو ہر ایک آدمی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق اس چیز کی شکل بنا لیتا ہے - جس کو اس نے دیکھا نہیں ہوتا - اور جو کہ اصل کے بالکل خلاف ہوتی ہے - اگر ایک گنوار سے بادشاہ کی شکل پوچھی جائے تو وہ ضرور کوئی عجیب نقشہ کھینچ دیگا - انبیاء کی جو شکلیں لوگوں نے خود تراشی ہوئی ہوتی ہیں وہ بڑی عجیب قسم کی ہوتی ہیں - چونکہ انبیاء ایک عرصہ کے بعد دنیا میں آتے ہیں - اور اس وقت دنیا تاریکی میں ہوتی ہے - اور اللہ کو بھلا بیٹھی ہوتی ہے تو جب ایک انسان ان کو کہتا ہے کہ خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے میں نبی ہوں تم میری باتیں مانو تو وہ تعجب کرنے لگتے ہیں - کیونکہ نبی کی وہ شکل جو ان کے ذہن میں ہوتی ہے - درست نہیں نکلتی - اسبات کا اندازہ کرنے کے لئے آجکل کے مسلمانوں کے اندازوں کو دیکھ لو - جو انھوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنائے ہوئے ہیں - ان کا اعتقاد ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاخانہ زمین نگل جایا کرتی تھی (۲) آپ پر دھوپ کبھی نہیں پڑتی تھی سایہ ہی رہتا تھا (۳) آپ پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی (۴) آپ کے پسینے کے قطرے عطر کی طرح خوشبودار ہوتے تھے وغیرہ وغیرہ ۔

یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کو سُنکر ہر ایک شخص کو یہ تماشا دیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اسی لئے انبیاء کے پاس لوگ دوڑے آتے ہیں - لیکن آگے جا کر ان کو مایوسی ہوتی ہے - کیونکہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہوتا ہے - مکھیاں بھی اس پر بیٹھتی ہیں - گرمی کی وجہ سے پنکھا بھی کیا جاتا ہے اور پسینے کے قطروں سے خوشبو بھی نہیں آتی اور نہ ان کی تماشہ بین نظروں میں کوئی اور عجیب بات جچتی ہے - اسلئے نہایت مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتے ہیں - اس زمانہ میں بھی مسیح موعود کا عجیب نقشہ لوگوں نے کھینچ رکھا تھا - جب مسیح آیا تو چونکہ وہ بات نہ تھی - اسی لئے اکثر محروم رہ گئے ۔

عِزِيْنَ - جماعت - گروہ ۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۙ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں - کہ اگر رسول کو دکھ دینگے تو جنت میں جائینگے - لیکن یہ اس کو خوب جانتے ہیں کہ جس چیز سے ہم نے ان کو پیدا کیا ہے - شریر لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر ہم نبی کو دکھ دینگے - اور اس کو تنگ کرینگے تو ہمیں اس کے بدلے ثواب ملیگا - جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اسی خیال کی بناء پر بدمعاش لوگوں نے پتھر مارے - اور بعض مولویوں نے فتوے دیئے کہ اگر احمدیوں کی بیویوں سے زنا کیا جاوے تو ثواب ہے - اور احمدیوں کا مال چُرا لیا جائے - تو بھی جائز ہے ۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اپنی حیثیت کو نہیں دیکھتے - مشارق اور مغارب شہادت دے رہے ہیں کہ ہم اسبات پر قادر ہیں کہ ان کو بدل کر ایک اعلےٰ درجہ کی جماعت پیدا کر دیں پھر یہ نہیں کہ یہ ہم سے بھاگ جائیں گے - ہم شریروں کو تباہ کر دینگے - کیونکہ مشارق اور مغارب ہمارے ہی قبضہ میں ہیں - مشارق اور مغارب جمع کے لفظ رکھے گئے ہیں - اس لئے کہ (۱) ہر ایک جگہ مشرق اور مغرب ہوتی ہے - کیونکہ ایک آدمی جس طرف کو مغرب کہتا ہے - اس کے مقابل فاصلے پر کھڑا ہونے والا آدمی اس کو مشرق کہتا ہے اور جو تیسرا آدمی ہے وہ دوسرے آدمی کے مغرب کو مشرق

ہے کیے گا (۲) گرمیوں اور سردیوں میں سورج کا طلوع اور غروب مختلف جگہوں سے ہوتا ہے۔ اس لئے بھی مشارق اور مغارب فرمایا۔ کیونکہ ہمیشہ سورج کے جگہ بدلنے سے کئی مشرقیں اور کئی مغربیں ہو جاتی ہیں ⁂

ان کی شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ ہو۔ کوئی مشرق ہو۔ کوئی مغرب ہو۔ سورج کے دائیں کوئی ہو یا بائیں ہو نیچے ہو یا اوپر ہو۔ کہیں بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ اور اس کے لئے ہر ایک جگہ نظیریں موجود ہیں۔ کہ کوئی قوم تباہ ہو گئی ہے۔ اور کوئی بلند ہو رہی ہے۔ کوئی شہر ویران کئے گئے ہیں اور کوئی آباد ہو رہے ہیں۔ دیکھو یہی مسجد جہاں ہم بیٹھے ہیں۔ خدا کے فضل سے کیسی آباد اور پُر رونق ہے۔ اور اس کے پاس کے گھر ویران اور تباہ ہوئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ہمارا کام روزانہ چلا جا رہا ہے کہ کمزوروں کو بڑھاتے ہیں۔ اور زور آوروں کو تباہ کرتے جاتے ہیں اور ہم یہ کام کرنے سے کبھی عاجز نہیں ہو سکتے ⁂

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ

ان کو چھوڑ دو۔ اپنے بے ہودہ باتوں اور کھیلوں میں لگے رہیں۔ یہاں تک کہ اس دن کے عذاب میں گرفتار ہو جائیں جس کا انکو وعدہ دیا گیا ہے۔

خوض (۱) پانی میں چلنے کو کہتے ہیں (۲) لغو اور بے ہودہ باتوں کو کہتے ہیں (۳) ادھر ادھر کی باتیں جن کا کوئی نتیجہ نہ ہو ⁂

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ

جس دن کہ نکلیں گے قبروں سے تیزی سے یوں دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ گویا ایک خاص مقرر جگہ کی طرف بھاگ رہے ہیں

نصب۔ نشان مقررہ۔ ستون۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ع

جُھکی ہوئی ہونگی ان کی آنکھیں۔ ڈھانک رہی ہوگی ان کو ذلت۔ اور انکو کہا جائیگا کہ یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ تم سے کیا گیا تھا۔

یہاں ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یخرجون من الاجداث۔ وہ قبروں سے نکلیں گے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ موت کے بعد ہوگا۔ لیکن ایک قرینہ اس کو دنیا کا واقعہ ثابت کرتا ہے اور وہ یہ ہے :۔ فذرھم یخوضوا و یلعبوا حتی یلقوا یومھم الذی یوعدون۔ ان کو چھوڑ دو کہ ہنسی ٹھٹھا کرتے رہیں یہاں تک کہ اس دن کے عذاب کو پالیں۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے لیکن درحقیقت یہ کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ اسجگہ قبر سے مراد کفار کے گھر ہیں جو قبروں کی طرح ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دیگئی ہے۔ پس ان کے گھر قبروں کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح مومن کو زندہ کہا گیا ہے۔ پس اصل گھر مومن کا ہی ہوتا ہے۔ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ اور کافر کا گھر قبر کی طرح ہے۔ کیونکہ اس میں روحانی زندگی کا کوئی اثر نہیں پایا جاتا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ اور ان کو قبروں کی طرح بنانا نہیں چاہئیے۔ غرضیکہ یہاں اجداث سے مراد کفار کے گھر ہیں۔ اور دونوں آیتوں میں کوئی اختلاف نہیں ⁂

اسجگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ ایک وقت انپر عذاب آئے گا جب یہ کافر لوگ بھاگتے ہوئے تیرے پاس آئینگے۔ کہ جب فتح ہوا ہے تو سب کی آنکھیں ذلت کے مارے جھک گئی تھیں۔ اور کوئی جگہ سوائے نبی کریم کی پناہ کے ان کے لئے نہ رہی اس لئے آپ کے پاس آئے۔ اور آپ کی فرمانبرداری ان کو کرنی پڑی ⁂

پارہ ۲۹۔ سورہ نوحؑ۔ رکوع اوّل

۷۔ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دنیا میں اس وقت تک کبھی عالمگیر عذاب نہیں آتا۔ جب تک کوئی نبی مبعوث نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نوٹ بک میں جو کہ شائع نہیں ہوئی میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ یہ جو قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جب تک رسول نہیں آتے۔ قوموں پر عذاب نازل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کیطرف سے نبیوں کے آنے کے بغیر کوئی چیز عذاب کی محرک اور باعث نہیں ہوتی۔ لیکن جب دنیا میں گناہ کثرت سے پھیل جاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ انبیاء ماموریں مجددین کو مبعوث فرماتا ہے جو کہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں اور ان کو بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ لیکن لوگ بجائے ماننے کے ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور جب مخالفت کر کے انبیاء کو دکھ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ تو خدا کا غضب بھڑکتا ہے کہ ہم نے نبی بھیجا۔ جس کی لوگ مخالفت کر رہے ہیں اسلئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ تو ہمیشہ عذاب انبیاء کے بعد ہی آتا ہے۔ کیونکہ ان کا جھٹلانا ہی وجہ عذاب ہوتی ہے ⁂

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نوح کو ہم نے بھیجا۔ کہ جاؤ اور دردناک عذاب آنے سے پہلے انکو ڈراؤ۔ نوح علیہ السلام اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور ان کو کہا۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ

اے قوم میں تمہارے پاس نذیر آیا ہوں اور تمہارے سامنے وہ باتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ جن سے تم خدا کے عذاب سے بچ سکتے ہو

اب آئے راہ پر

مرزا یعقوب بیگ صاحب ۵۔ جون کے پیغام میں لکھتے ہیں۔

"یہ ایک پختہ اصول ہے۔ جو نہ صرف دنیوی امور میں بلکہ دینی امور پر بھی یکساں حاوی ہے۔ کام کرنے میں ایک ہی اصول کی پابندی باہم ایک دوسرے پر پورا اعتبار کسی قسم کی بدظنی کا درمیان میں نہ ہونا کام چلانے کے لئے ضروری باتیں ہیں۔ چوہدری فتح محمد احمدی تھا۔ (اب کیا غیر احمدی ہے؟) مگر وہ خواجہ صاحب کے ساتھ مل کر کام کر نہ سکا۔ اس لئے اصول میں یکجہتی نہ رہی۔ یہاں ہندوستان میں احمدیوں کے دو گروہ ہو گئے"،

اب بتاؤ! کہ جب ایک احمدی دوسرے احمدی کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا۔ تو ایک احمدی ہاں سچا احمدی غیر احمدی کے ساتھ مل کر کیوں کام کر سکتا ہے؟ اگر احمدیوں کے ہندوستان میں دو گروہ ہیں۔ تو کیا احمدیہ بلڈنگس کے پیغامی احمدی، اور دوسرے غیر احمدی ایک ہی گروہ ہیں؟ اس لئے وہ مل کر کام کر سکتے ہیں۔ کیا تمہارا اور غیر احمدیوں کا ایک ہی اصول ہے؟ اور کیا غیر احمدی اسی فلسفۂ اسلام کے قائل ہیں۔ جس کے مسیح موعود علیہ السلام تھے؟ جو میرے نزدیک یہ ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم انسان کو نبی بنا سکتی ہے۔ چنانچہ مسیح موعود اس کی زندہ شہادت ہے۔ یہی ہم پہلے کہتے تھے۔ مگر تم لوگوں نے شور مچایا۔ کہ غیر احمدیوں سے ملکر کام ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اب احمدیوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ اب اے اہل کتاب × × × ملکر یا اکٹھے ہو کر کام کریں بھی اپنا ماٹو کاٹ دو۔ اور یہ ثابت کرو۔ کسی تفسیر سے دکھاؤ۔ یا مسیح موعود و خلیفۃ المسیح کی تقریر سے کہ یہ کسی قرآنی آیت کا صحیح ترجمہ ہے۔ اگر نہ دکھاؤ۔ تو مولوی سرور شاہ صاحب سچے ہیں۔ کہ میرزا یعقوب بیگ والا قرآن عام متداول قرآن نہیں +

نبی آسان راہ اختیار کرتا ہے

ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ لکھا ہے۔ کہ "نبی آسان راہ اختیار کرتا ہے"۔ یہاں مسیح موعود کی خدمت میں جب یہ سوال پیش ہوا۔ کہ آپ کے مرید ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ تو اس کا جواب سائل کے مسلمہ اصل پر دیا۔ یعنی یہ کہ تمہارے علماء ہمیں کافر کہتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے جو مسلمان کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہے

اب اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مسیح موعود نبی نہیں تھے۔ یا مسیح موعود کا منکر کافر نہیں۔ بلکہ آپ نے دلپسند طریقے میں بات سمجھا دی۔

مسیح موعود پر درود

مولوی عبدالستار صاحب مہاجر شہادت دیتے ہیں

کہ حضرت مسیح موعود نے یہ درود سکھایا تھا۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد و اصحاب محمد و علی عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو اپنے مسیح موعود ہونے پر یقین کامل تھا۔ نیز علی! دیکھئے۔ کہ ایک محمد پر ایک مسیح موعود پر اور مسیح موعود کا حسب صحیح حدیث مسلم نبی ہونا ضروری ہے۔ پس آپ باوجود خلیفہ ہونے کے نبی تھے۔

ہم ضرور غالب رہیں گے۔

اخباروں نے ہمارے اندرونی اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے یہ پیشگوئی کر دی ہے۔ کہ اب یہ سلسلہ چند روز کا مہمان ہے۔ اہل حدیث (۲۶۔ جون) نے تو یہاں تک لکھدیا

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند۔

میں بڑے زور کے ساتھ علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں۔ کہ اے منکران صداقت مسیح موعود! ہم ضرور غالب رہیں گے۔ اور ایک وقت آتا ہے۔ کہ

اسلام سے مراد سلسلہ احمدیہ ہوگا

خدا اس سلسلہ کو اکناف عالم میں پہنچائیگا۔ اور بادشاہ میرے مسیحا کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ میرے ہادی۔ میرے مہدی کے ماننے والے حتیٰ کہ نام لیوا۔ منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ خدا کی وحی سچی ہے۔ ضرور ہے کہ سلسلہ ان حالات میں گذرے۔ کہ سطحی نظر کے مادی خیالات کے لوگ کہنے لگ جائیں۔ اب یہ سلسلہ چند روز بلکہ ایک دو رات کا مہمان ہے پھر خدا اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلائے اور علی رغم انف عدو۔ لسے بڑھائے۔ ابھی تک دشمنان ملت بیضا نے کیا کچھ زور نہیں مارا۔ مگر وہ اپنی کوشش میں سخت ناکام رہے۔ پس اسی طرح بدستور آئیندہ ناکام ہوتے رہیں گے۔ یہ سب باتیں جو میں نے خدا کے اس کلام کی بناء پر لکھی ہیں۔ جو جری اللہ فی حلل الانبیاء پر نازل ہوا۔ نوٹ کر رکھو۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں۔ ہمارے موجودہ افراد اس وقت زندہ ہوں یا نہ ہوں مگر ہوگا۔ ضرور یہی جو اوپر بیان ہوا۔ دشمن جن گردشوں کا ہم پر متمنی ہے۔ وہ خود اسی پر پڑینگی۔ یتربصون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

ہمارے دوست ہمیں کہتے ہیں۔ کہ اب ان لوگوں کے غیر احمدی ہو جانے میں کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ جو سیف چشتیائی و منکران دین الحق والصدیٰ کی زبان میں انہی کے اعتراضات دہرا رہے ہیں۔ کہ اگر خاتم النبیین کی قوت قدسیہ سے ایک مومن نبی بن سکتا۔ تو ابو بکر و عمر بنتے۔ جب وہ نہیں بنے۔ تو مرزا کیونکر بن سکتا تھا۔ جس نے صحابہ کا زمانہ بھی نہیں پایا۔ اور جو ہمارے سید و مولیٰ کو نبی اللہ نہیں مانتے۔ حالانکہ بقول حضرت اقدس احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا آیا ہے۔ نبی اللہ ہونے سے انکار کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ مسیح موعود نہیں۔ پھر اس کی شان مہدویت سے بھی انکار ہے اور کہتے ہیں۔ کہ مہدی کوئی اور تھا۔ پھر لطف یہ کہ جسے مہدی کہتے ہیں اسے بھی مفضل جانتے ہیں۔ اور اس کے بتلائے ہوئے مسئلہ دربارہ خلافت کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کی وصیت کی پرواہ تک نہیں کی۔ پھر دیکھو۔ کہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اس میں چندہ دینا چھوڑ دیا ہے۔ اور یوں حضرت اقدس کے اس فتویٰ کے نیچے آ گئے ہیں۔ کہ جو تین ماہ تک باوجود استطاعت کے چندہ نہیں بھیجتا۔ اس کا نام جماعت سے خارج کر دیا جائے پھر خدا کے نبی کے مقرر کردہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا نہیں چاہتے۔ اور اس کے متعلق وصایا منسوخ کرا رہے ہیں۔ پھر قادیان سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔ اور اس برکتوں کے مقام اور نشانوں کے منبع کی طرف منہ بھی نہیں کرتے۔ اور اس کے اصحاب الصفہ کو لنگر کے ٹکڑ توڑ اور بیدی طبع بتا رہے ہیں مفرض جو ایک غیر احمدی کر سکتا ہے۔ اس سے کم ان کا طرز عمل نہیں پھر یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کا ذکر نہایت حقارت سے کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اگر پہلے محمد رسول اللہ صلعم کا آنا عبث ٹھہرایا گیا تھا۔ تو جس کی خاطر یہ خطرناک قدم اٹھایا تھا۔ اب اس کا آنا بھی عبث ہو گیا"۔ (یہ اشارہ مسیح موعود کی طرف ہے)

(198)

اور اس کے سلسلہ کے ذکر کو سم قاتل اور اس مقدس رسول کے نام کو اشاعت اسلام میں حارج قرار دے رہی ہیں - غیر احمدیوں سے بلکہ یہود اور نصاریٰ سے ملکر کام کرنا چاہتے ہیں - چنانچہ ان کے اخبار کا ماٹو ہے - اے اہل کتاب ملکر کام کریں اور پیغام فتح تحریر ایک مومن با لخلافتہ احمدی سے ملکر کام نہ کرنے کی یہ وجہ بتلائی ہے - کہ اصول میں یکجہتی نہ رہی - (۲۵ - جون پیغام) پھر احمدیت ہی نہیں - بلکہ اسلام کے عام اصولوں پر بھی ہاتھ صاف کر رہے ہیں - چنانچہ پیغام ۲۵ - جون میں لکھا ہے - کہ رسولوں کی وہی بات خطا سے بری ہے - جو وحی سے ہو - حالانکہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فاتبعونی یحببکم اللہ اور فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ سے واضح ہے - کہ رسول کا ہر قول و فعل قابل اتباع ہے مگر ان کے نزدیک چکڑالوی اور نیچری اصل صحیح ہے - کہ صرف وحی ہی قابل اتباع ہے - تعجب ہے یہ لوگ اپنے ہر خیال کو وحی من السماء سمجھتے ہیں - مگر رسول اور اس کے جانشین کی بات کو غلط کہتے ہیں - معروف ان کے نزدیک وہ ہے - جو ان کے اوہام میں درست ہو - حالانکہ خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے بارہا درسوں اور وعظوں میں انہیں سمجھایا - کہ طاعت در معروف کی شرط کے یہ معنی ہیں - کہ جسے تم معروف سمجھو - وہی معروف ہے ورنہ لا یعصینک فی معروف میں اطاعت در معروف کی شرط تو رسول علیہ الصلوٰۃ کے لئے بھی ہے - مسیح موعود کی بیعت میں بھی یہ شرط ہے - تو کیا ان کی بیعت سے یہ مراد تھی - کہ ہر شخص اپنے نزدیک جو قرآن مجید سے معروف سمجھے گا - اس پر عمل کریگا - اگر یہ بات تھی - تو پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے ؟

اے معزز ناظرین ! یہ شتے نمونہ از خروارے عقائد میں ان کے اور اب آپ لوگوں کو اکسلتے ہیں - کہ فضل ربی نے آپ کو جو ابتلاء سے بچایا - آپ خلافت کے مقابل اٹھیں - اور ہماری تاند شیر الذین انعمت علیہم - الذین اعتدوا فی السبت (دیکھو یوم الخلافت ۱۴ - مارچ) کے دن میں اعتداء کرنے والے نہیں - اور حضرت اقدس کا الہام لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم اپنے حق میں ثابت کریں یہ جو احمدیوں کے لئے نہیں - بلکہ ان بد قسمتوں کے لئے ہے - جو حسب پیشگوئی الوصیت رسول کی وفات کے

بعد اعتراضوں اور ابتلاؤں سے گھبرا کر اور دنیاوی اموال کی حرص و رغبت پا کر ارتداد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں - اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے متبعین کو اس سے محفوظ رکھے -

قسمت

اکثر منکران خلافت کی نگاہ میں قادیان سے بڑھ کر مغضوب مقام کوئی نہیں رہا - کیونکہ تمام شرارتوں کے مبداء اب اہل بیت نبوی اور یہاں کے رہنے والے اصحاب ہیں - جو اپنے خویش و اقارب و اوطان و احباب چھوڑ کر خدا کے مسیح کے قدموں میں آ رہے - اور جو مسلمانوں کو کافر کہتے اور تقویٰ کی راہوں سے دور اور مسیح موعود کے ملنے والوں کو بقول ان کے منافق مرتد ابلیس کہتے ہیں - مگر اے دنیا اور اس کے مال ! تیرا ستیاناس تیری حرص یہاں سے چھٹی کے بہانے جانے والوں کو بھی کم از کم تنخواہ وصول کرنے کے لئے مستقل نہیں - تو عارضی طور پر یہاں ایک بار تو لے ہی آئیگی ؛

مسیح موعود کے بارے میں پیغام والوں کا اعتقاد

۲۸ - جون کے پیغام میں پھر منتظمین پیغام نے اپنا عقیدہ دربارۂ سیدنا مرزا صاحب (علیہ السلام) شائع کیا ہے - اور اس میں لکھا ہے - کہ "ہم صرف نبی کہنا جائز نہیں سمجھتے" لیکن پیغام نمبر ۲ کے صفحہ ۲ کالم ۳ میں لکھتے ہیں -

"خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں - × × × ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اسی زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں"

اب فرمایئے ! ایسے لوگوں کا کیا اعتبار جو چند مہینوں میں اپنا عقیدہ بدل دیتے ہیں - ہم متعدد تصانیف حضرت اقدس سے دکھا چکے ہیں - کہ آپ اپنے لئے صرف رسول و نبی کا لفظ استعمال فرماتے تھے - دیکھو دافع البلاء (۱) خدا نے چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے - (۲) میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں - (۳) ایک رسول کے انکار سے (۴) اس کے رسول کا تختگاہ ہے - اور دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ - (۱) اسوقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے (۲) عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے - اور وہی رسول مسیح موعود ہے - (۳) آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

ہاں یہ صحیح ہے - کہ مسیح موعود کی نبوۃ براہ راست نہیں تھی - بلکہ بہ برکت آنحضرت صلعم اور اگر کسی کی اصطلاح میں حقیقی نبی وہ ہے جو پہلی شریعت میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کرے - تو ان معنوں میں حضرت [illegible] اور آپکے منکر کو کافر جاننا ضروری ہے کیونکہ آپ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں - (صفحہ ۱۷۹) "دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا" اور آگے چلکر فرماتے ہیں "اور ہم بھی باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں - اور پہلے فرما چکے ہیں "ہم منکر کو مومن نہیں کہ سکتے"

والوی معترض

مصلح موعود کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے - ہم اسکا جواب اسوقت دینگے - جب کہ تمہارا بڑا اپنے تمام اعتراضات شائع کر دیگا - فی الحال معترض کی قلبی حالت کا نقشہ دکھانے کیلئے ہم صرف یہ الفاظ نقل کر دیتے ہیں -

"اگر کہو کہ خلیفہ اول نے پیر منظور محمد کی تحریر پر دستخط کیوں کئے تو اسکا جواب یہ ہے - کہ اول تو دستخط کا معاملہ ہی تصدیق طلب ہے کیونکہ دستخط پیش کرنیوالے بزرگ مسیح موعود پر بھی افتراء کئے بغیر نہیں رہ سکتے تو خلیفہ اول کے نزدیک کیا ہے" -

اب خیال فرمایئے - کہ رسالہ میں حضرت خلیفہ اول کے دستخط اور تحریر کا فوٹو دیکھکر پھر بھی جو شخص ایسی بدگمانی سے کام لیتا ہے - یقیناً اسکی نظیر پچھلے منکران صداقت میں نہیں پائی جاتی - اور ایسے کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت فائدہ نہیں دیگی -

ترجمۃ القرآن

میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک تحریر ۲۴ - جون کے پیغام میں شائع کی ہے - جسمیں وہ غیر احمدیوں سے تو چندہ مانگتے ہیں - مگر اس روپیہ کی نگرانی غیر احمدی حضرات سے نہیں کروانی چاہتے - دوم یہ بیان بروقت شائع کر دیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ترجمہ کرنے میں نہ کسی احمدی کی ہدایات کے پابند ہو سکتے ہیں - نہ غیر احمدی کے - یعنی آپ احمدیت و غیر احمدیت یعنی مذہب سے الگ ہو کر یہ ترجمہ کرینگے - گجرات میں ایک شیخ صاحب نے مجھے کہا تھا - کہ میں ترجمہ ایک عربی دان برہمن سے پوچھ لیا کرتا ہوں - چونکہ وہ تمام فرقوں کے خیالات سے فارغ ہوتا ہے اسلئے اس کا ترجمہ صحیح ہوتا ہے - یہی حال ترجمہ کی صحت کا معیار آپکے نزدیک ہوا - کہ نہ مسیح موعود کی ہدایات کی پابندی - نہ رسول کی ہدایات کی ضرورت مجتہد اعظم صرف اپنے نفس اور علم پر اعتبار کرینگے وہ علم جسکی اپنی غلطی ۱۶ سال کے بعد معلوم ہوتی ہے - مگر جب یہ ترجمہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اور تنخواہ دیکر کرایا جا رہا ہے تو مولوی محمد علی صاحب کا ایسا اختیار کیا ہو سکتا ہے - خلیفہ ثانی اور اسکے متبعین علماء نظر ثانی سے اس قسم کی غلطیوں کی اصلاح کریں گے ؛